قومی شناختی کارڈ

اور

مذہب کا خانہ

جس سے باغیانِ ختمِ نبوت "قادیانیوں" کا خانہ خراب ہوگا

جس سے شخصی شناخت کے ساتھ ساتھ مذہبی شناخت بھی ہوگی

جس سے کفر و ارتداد کے راستے مسدود ہوں گے

جس سے لوگوں کو اسلام کے نام پر قادیانی بنانے کی مذموم کوششیں دم توڑیں گی

جب سے حکومت پاکستان نے قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج کا فیصلہ کیا ہے وطن عزیز میں ایک عجب شور بپا ہے۔ حالانکہ حکومت نے یہ فیصلہ چاروں صوبائی حکومتوں' وزارت مذہبی امور اوراسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق کیا ہے۔ اس شور مچانے میں عیسائی اقلیت سب سے پیش پیش ہے۔ جلوس نکالے جا رہے ہیں' سڑکوں پر ٹائر جلا کر ٹریفک روک کر مظاہرے کئے جا رہے ہیں' بھوک ہڑتالیں ہو رہی ہیں' اخبارات میں بیان بازی اپنے زوروں پر ہے اور حکومت کو سنگین نتائج کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں۔ عیسائیوں کے ساتھ بے دین سیاست دان بھی شامل ہو گئے ہیں اس شوروغل میں ایک اقلیت خاموش بیٹھی ساحل کی تماشائی ہے۔ دراصل اس اقلیت نے اس شیطانی کھیل کو تشکیل دیا ہے۔ اس اقلیت نے اس سازش کے تانے بانے بنے ہیں اور اپنے لیڈر کے حکم پر اس سازش کو کامیاب کرانے کے لئے تجوریوں کے منہ کھول دیئے ہیں۔ یہ اقلیت کون سی ہے؟ سازشیوں کا یہ گروہ کون سا ہے؟ یہ وہی گروہ ہے جس کے بارے میں مفکر پاکستان ' مصور پاکستان حضرت علامہ اقبالؒ نے فرمایا تھا "قادیانی اسلام اور ملک دونوں کے غدار ہیں"۔ ایک دوسرے موقع پر حکیم الامت نے پوری امت کو قادیانی فتنہ سے خبردار کرتے ہوئے کہا تھا۔ "قادیانیت یہودیت کا چربہ ہے"۔

دراصل شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج سے قادیانیوں کی کمر ٹوٹ جاتی ہے' قادیانی بیرونی ممالک میں جاکر خود کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اپنے حوالے سے لوگوں میں اسلام کی تبلیغ کرکے انہیں اپنے دام تزویر میں پھنساتے ہیں اور انہیں

اسلام کے نام پر قادیانی بنا لیتے ہیں جسے ملت اسلامیہ کسی بھی صورت میں قبول نہیں کر سکتی۔ قادیانی خود کو مسلمان ظاہر کر کے سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات میں داخل ہو جاتے ہیں جبکہ وہاں ان کا داخلہ ممنوع ہے اور اس کے علاوہ اسی طریقہ جعل سازی سے حج اور عمرہ بھی کر لیتے ہیں۔ حالانکہ کوئی کافر حرم شریف کی حدود میں داخل نہیں ہو سکتا جبکہ قادیانی اپنے دجل و فریب سے حرم شریف میں اپنے ناپاک وجود سے حرم شریف کی حرمت کو روندتے رہتے ہیں۔

۱۹۷۴ء کی زبردست تحریک ختم نبوت کے نتیجہ میں پاکستانی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا لیکن قادیانیوں نے آج تک اس عظیم فیصلے کو تسلیم نہیں کیا بلکہ وہ بڑی ڈھٹائی سے خود کو مسلمان اور پوری ملت اسلامیہ کو کافر کہتے ہیں۔ اپنے ووٹ مسلمانوں کے ووٹوں میں درج کراتے ہیں اور ان ووٹوں کے عوض بے دین سیاست دانوں سے اپنے مفادات کا سودا کرتے ہیں۔ کیونکہ ووٹنگ لسٹ شناختی کارڈ کے تحت بنتی رہی ہے اور شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ نہیں ہوتا اس لئے قادیانی اپنے ووٹ مسلمانوں میں بنوا لیتے ہیں۔ ۱۹۷۴ء سے لے کر آج تک قادیانیوں نے ہمیشہ ظاہری طور پر الیکشن کا بائیکاٹ کیا ہے اور قومی و صوبائی اسمبلیوں میں ان کی نشستیں خالی رہتی ہیں۔ موجودہ اسمبلیوں میں جو قادیانی بیٹھے ہوئے ہیں قادیانیوں کے خلیفہ مرزا طاہر نے واضح طور پر اعلان کر دیا تھا کہ ان کا قادیانی جماعت سے کوئی تعلق نہیں۔ اگر قومی شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کا اندراج ہو جائے تو قادیانیوں کے مندرجہ بالا دجل و فریب کے سارے راستے مسدود ہو جاتے ہیں۔

عیسائی حضرات یہ کہہ رہے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کرنے سے ان کے حقوق متاثر ہوں گے اور وہ پاکستان میں دوسرے درجے کے شہری بن جائیں گے۔ ہم ان سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ قیام پاکستان سے لے کر اب تک کیا مسلمانوں نے آپ کو پاکستان کا باعزت شہری تسلیم نہیں کیا؟ کیا آپ کی برادری کے لوگ بڑے بڑے عہدوں پر فائز نہیں رہے اور کیا اب بھی ان کے پاس اہم آسامیاں نہیں ہیں؟ کیا پاکستان میں آپ کے عبادت خانے محفوظ نہیں؟ کیا عیسائی مشنریاں اور عیسائی سکول

بڑے دھڑلے سے اپنا کام نہیں کر رہے؟ کیا آپ کے بچوں کے لئے مسلمانوں کے سکولوں، کالجوں، یونیورسٹیوں کے دروازے کھلے نہیں؟ ہم انہیں بتا دینا چاہتے ہیں کہ ہم اس خاتم الانبیاءؐ کو ماننے والے ہیں جس کا فرمان ہے کہ "بیٹی بیٹی ہے چاہے کافر کی ہو۔" جس کے در پر جانور بھی اپنی شکایات سناتے تھے اور انصاف پاتے تھے۔ ہم ان خلفائے راشدین کے نام لیوا ہیں جو ذمیوں کو یہ کہہ کر رقم واپس کر دیتے تھے کہ اب ہم تمہاری حفاظت نہیں کر سکتے۔ ہمارا تعلق محمد بن قاسم کی قوم سے ہے جو جب ہندوستان سے واپس گیا تو یہاں کے لوگ اس مجسمہ اخلاق کی محبت میں ڈوب کر اس کی مورتیاں بنا کر پوجنے لگے۔

لادین سیاست دان یہ نغمے الاپ رہے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج ہونے سے پاکستانی قوم ٹکڑوں میں بٹ جائے گی۔ ہم ان کی خدمت میں عرض کرنا چاہتے ہیں کہ مذہب اور عقائد کے لحاظ سے دنیا شروع سے ہی خانوں میں بٹی ہوئی ہے۔ پاکستان میں شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج سے کون سا طوفان آ جائے گا؟ کیا پاکستان میں مختلف مذاہب کی عبادت گاہیں جدا جدا نہیں ہیں؟ کیا الہامی یا مذہبی کتابیں جدا جدا نہیں ہیں؟ کیا انبیائے کرام یا مذہبی راہنما الگ الگ نہیں ہیں؟ کیا مذہبی تہوار اور مذہبی رسومات الگ الگ نہیں ہیں؟ کیا انسانی زندگی میں یہ مذہب کے خانے نہیں ہیں؟ اس دنیا میں بھی ہر شخص کے دل میں مذہب کا خانہ ہے اور قبر میں بھی مذہب کا خانہ ہو گا جب اس سے پوچھا جائے گا کہ "بتا تیرا دین کیا ہے؟" اور پھر قبر سے اٹھانے کے بعد میدان حشر میں ہر امت یا گروہ اپنے نبی یا مذہبی راہنما کی قیادت میں نہیں چلے گا؟ کیا کسی مسلمان کا اپنے گلے میں لفظ "اللہ" کا لاکٹ لٹکانا مذہب کا خانہ نہیں؟ کیا کسی عیسائی کا اپنے گلے میں صلیب لٹکانا مذہب کا خانہ نہیں؟ کیا کسی ہندو کا اپنے گلے میں کسی بھگوان کی مورتی لٹکانا مذہب کا خانہ نہیں؟ کیا کسی قادیانی کا اپنے ہاتھ میں اپنی مخصوص انگوٹھی پہننا مذہب کا خانہ نہیں؟ کیا پاکستانی پرچم کے دو رنگ مذاہب کے خانے نہیں؟ تو پھر اگر شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ آ جائے تو پھر یہ اودھم کیوں؟

شناختی کارڈ کے فارم میں مذہب کا خانہ درج ہے تو کارڈ میں اس کے اندراج سے کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی؟ پاسپورٹ' سکولوں' کالجوں' یونیورسٹیوں کے داخلہ فارموں اور سرکاری دفاتر میں ملازمتوں کے فارموں میں بھی مذہب کا خانہ موجود ہے تو صرف شناختی کارڈ پر ہی تنقید کیوں؟

مسیحی حضرات کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ تو خود کو پہلے ہی غیر مسلم اقلیت تسلیم کرتے ہیں اور اپنے عیسائی ہونے کا فخریہ اعلان کرتے ہیں۔ صدر پاکستان جناب غلام اسحاق خان نے کیا خوب فرمایا ہے کہ "کسی کو اپنے مذہب کے اظہار پر شرمندگی نہیں ہونی چاہئے"۔ مذہب کے خانے کا اقدام تو صرف قادیانیوں کے دجل و تلبیس کو ختم کرنے کے لئے کیا جا رہا ہے تاکہ انہیں ملکی قانون کا پابند بنایا جائے جس کے وہ ۱۹۷۴ء سے باغی ہیں۔

آج محترمہ بے نظیر بھٹو صاحبہ اور پیپلز پارٹی کے دیگر قائدین اپنے بیرونی آقاؤں کو خوش کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانہ سے ملک میں بے چینی اور فرقہ واریت پھیلے گی۔ ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ آپ کے والد محترم جناب ذوالفقار علی بھٹو صاحب کے دور میں ہی قادیانیوں کو آئینی طور پر غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا تھا اور پیپلز پارٹی والے اسے بھٹو صاحب کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ گردانتے ہیں۔ ہم تو صرف اس کارنامے کے ایک لفظ کو شناختی کارڈ میں لکھوانا چاہتے ہیں۔ ان کی خدمت میں مزید گذارش ہے کہ قادیانیت' عیسائیت' ہندو مت' سکھ مت وغیرہ اسلام کے فرقے نہیں بلکہ اپنی اپنی جگہ پر الگ الگ مذاہب ہیں۔ اس لئے وہ فرقہ واریت کی فکر نہ کریں۔

قادیانی خاندان کی بہو عاصمہ جہانگیر اور قادیانیوں کے ہم نوالہ' ہم پیالہ حنیف رامے' اعتزاز احسن' اصغر خان وغیرہ بڑی شدت سے پراپیگنڈہ کر رہے ہیں کہ شناختی کارڈ میں مذہب کے خانے کے اندراج سے اقلیتوں کے انسانی حقوق متاثر ہونگے۔ اس سلسلہ میں وہ دنیا بھر کی انسانی حقوق کی تنظیموں کی توجہ پاکستان کی جانب مبذول کرا رہے ہیں۔ ہم انسانی حقوق کے ان علمبرداروں اور غمخواروں سے پوچھتے ہیں کہ پاکستان

میں راحت و سکون میں بیٹھی ہوئی اقلیتوں کے فرضی انسانی حقوق کا تو تمہیں بہت فکر ہے لیکن کیا تمہیں ہندوستان میں غلام انسانیت' مقبوضہ کشمیر میں ذبح ہوتی انسانیت' فلسطین میں مجروح انسانیت' بلغاریہ میں زنجیروں میں جکڑی انسانیت' ایتھوپیا میں بھوکی ننگی انسانیت' سری لنکا میں سسکتی انسانیت اور بوسنیا میں روتی پیٹی لٹتی انسانیت نظر نہیں آتی؟

خرد کا نام جنوں رکھ دیا جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسن کرشمہ ساز کرے

اقلیتوں کے بعض وکیل اور مذہب بیزار شخصیات اخبارات میں یہ بھی بیانات جاری کر رہی ہیں کہ ملک میں جداگانہ طریقہ انتخاب کی بجائے مخلوط طریقہ انتخاب رائج کیا جائے۔ کوئی اقلیتوں کے ان ہمدردوں سے کہے کہ آپ مذہب کی بیزاری کی رو میں چلتے ہوئے اقلیتوں کا بیڑا غرق تو نہ کریں اگر ملک میں مخلوط طریقہ انتخاب رائج ہو گیا تو کوئی بھی اقلیتی نمائندہ اسمبلی میں نہیں جا سکے گا اور یہ نظریہ پاکستان کی بھی سراسر نفی ہو گی۔

قادیانی اور ان کے حواری پاکستان کو ایک لادینی ریاست بنانا چاہتے ہیں جہاں مذہب کا کوئی عمل دخل نہ ہو لیکن شاید ان کے ذہنوں سے یہ چیز نکل گئی ہے کہ پاکستان کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہے اور اس کا سرکاری مذہب اسلام ہے' اس کی شناخت اسلام ہے' اس کی بنیاد اسلام ہے' اس کا خمیر اسلام ہے' اس کا ضمیر اسلام ہے' اس کی ابتداء اسلام ہے اور انشاء اللہ اس کی انتہا بھی اسلام ہی ہے۔ یہ رمضان المبارک کے مہینہ میں شب قدر کی بابرکت ساعتوں میں امت محمدیہؐ کو اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ انمول تحفہ ہے۔ اس کی بنیادوں میں شہیدان اسلام کا خون تیر رہا ہے۔ اس کی فضائیں شہیدان اسلام کے خون سے مہک رہی ہیں۔ آج بھی تحریک پاکستان کے شہداء کی روحیں جنت کے دریچوں سے ارض وطن کو دیکھ رہی ہیں اور وہ ہم سے سوال کرتی ہیں کہ بتاؤ کیا ہماری قربانیاں رنگ نہیں لائیں؟ کیا ہمارا خون رائیگاں گیا؟ کیا ہماری لٹی ہوئی عصمتیں کوئی انقلاب نہیں لا سکیں؟ پاکستان میں اسلام کیوں نافذ

نہیں ہو رہا؟ تم اللہ سے کیا گیا وعدہ کیوں ایفاء نہیں کر رہے؟۔ بولو--- بولو--- بولتے کیوں نہیں------ جواب دو------ جواب دو------ جواب کیوں نہیں دیتے------ ان کا اتنا بڑا سوال اور ہمارا یہ جواب کہ ہم قومی شناختی کارڈ میں مذہب کا خانہ درج کرنے کو بھی تیار نہیں۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساس زیاں جاتا رہا